نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۝

خزینۂ معرفت

المسمٰی بہ

تذکرۂ عاشقِ ربّانی شیرِ یزدانی رحمۃ اللہ علیہ

ہر زبردست اسکی سطوت کے مقابل زیر ہے
یہ کوئی شاید محمد ﷺ کا بہادر شیر ہے

سوانح حیات پاکیزہ حالات قدوۃ الواصلین شمس العاشقین عارف اکمل عالمِ باعمل مجسمۂ ہدایت چشمۂ ولایت غوث ربّانی جنید زمانی شیرِ یزدانی محی الملت والدین حضرت مولینا مولوی قبلہ و کعبہ میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری اعلی اللہ مقامہٗ قدس سرہٗ العزیز

مؤلفہ

عالمِ لدنی واقفِ حقیقت ماہرِ طریقت یارِ غار حضرت مولینا و مرشدنا قبلہ میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ حضرت مولینا صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری نقشبندی مدظلہ العالی سلمہ اللہ تعالیٰ

مرتبہ

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

120 روپے

شریف پڑھتے تھے۔ غرضکہ دوپہر کے وقت شنبہ کے دن ۹ ربیع الاول ۱۰۶۹ سنہ ہجری کو جان بجانان تسلیم کی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حالات حضرت شیخ عبدالاحد المشہور بشاہ گل تخلص وحدت قدس سرہٗ

حضرت خواجہ شیخ عبدالاحد قدس سرہٗ فرزند پنجم حضرت خازن شیخ محمد سعید فرزند ثانی حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۰۴۹ سنہ ہجری میں جیساکہ لفظ شیخ عبدالاحد جیو سے ظاہر ہوتا ہے بمقام سرہند ہوئی۔ ایام طفلی ہی میں اُن کے والد انہیں سب فرزندوں میں سے عزیز سمجھتے تھے۔ اور اِن کے رخساروں کی شگفتگی کی وجہ سے اِن کو گل کہا کرتے تھے۔ چنانچہ اُس وقت اِسی نام شاہ گل سے مشہور تھے۔ بچپن ہی میں قرآن وحدیث وفقہ میں دیگر علماء پر قدم راسخ تھا۔ تتبع آثار اجداد میں نہایت مستعد تھے قبل بلوغت ہی سے صلوٰۃ خمسہ ونوافل کی اس قدر کوشش تھی کہ معلوم نہیں کہ اِن کی کوئی نماز بھی قضا ہوئی ہو۔ اور ہمیشہ اپنے والد بزرگوار کی صحبت لازم رکھتے اور اخذ فیوض میں سرگرم رہتے۔ پندرہ بیس سال کی عمر کے درمیان میں اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ حج کو گئے تھے۔ چنانچہ حالات سفر وکشوف حرمین شریفین میں ایک رسالہ بزبان عربی میں ایسی فصاحت وبلاغت سے تحریر کیا تھا کہ دیکھنے والے حیران تھے۔ دوران سلوک ابتدائی میں اگرچہ اِن کا گذر مقامات وحدت وجود پر ہوا۔ مگر آداب شریعت وتقویٰ کی نہایت رعایت رکھی کہ کوئی لفظ زبان سے خلاف ادب نہ نکلا۔ اِن کے والد رحمۃ اللہ علیہ نے اِن کی استعداد دیکھ کر اپنے جمیع کمالات عالیات اجمالاً اِن پر القا کردیے تھے۔ اور اجازت تعلیم طریقہ بھی دیدی تھی۔ لیکن ۱۰۷۰ سنہ ہجری میں جب حضرت خازن شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا بزرگوار حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضرباشی اختیار کی۔ اور اس قدر آداب مریدانہ اور خدمت بجالائے کہ اُس سے زیادہ متصور نہیں اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اَعْمَامُکُمْ اٰبَاءُکُمْ میں کوئی دقیقہ اُن کی تربیت کا اُٹھا نہیں رکھا تھا۔ چنانچہ شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا کی تمام مجالس ورصحبتوں کا مفصل حال ایک مکتوب میں کسی کو لکھا تھا۔ غرضکہ آپ جملہ خصوصیات آبائی واجدائی کی بشارت سے مشرف ہوئے۔ اور خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ اپنے تمام معاملات واسرار انہی سے ظاہر فرماتے کہ عبدالاحد تو تمام عقل ہے۔ اور کبھی فرماتے تو عقل مجلس ہے۔

ایک روز شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ نے نماز مغرب پڑھائی بعد نماز فرمایا کہ مجھ کو الہام ہوا ہے کہ جس نے تیرے پیچھے نماز پڑھی وہ بخشا جائے گا۔ اور فرمایا جو کوئی اس حلقہ میں داخل ہے وہ مغفور ہے۔

آپ نے اٹھتر سال کی عمر میں بتاریخ ۲۷ ماہ ذوالحجہ یوم جمعہ ۱۱۲۶ سنہ ہجری کو بعارضہ حبس بول در مثانہ